# غزل

از عامر صاحب عثمانی

وصال و دیدار کی خوشی کیا اگر تمہاری رضا نہیں ہے
خدا تمہاری رضا کو رکھے فراق بھی بے مزا نہیں ہے

مری خطاؤں کا عذر سنکر ترس تمہیں بھی ضرور آئے
مگر جسے تم خطا سمجھ لو یہ کیسے کہدوں خطا نہیں ہے

خیال کی رفعتیں سلامت نگاہ کی وسعتیں مبارک
خزانۂ فصلِ گل میں کیا ہے خزاں کے دامن میں کیا نہیں ہے

خوشا یہ جلوہ کہ ذرہ ذرہ میں روح بنکر سما گیا ہے
زہے یہ محویتِ محبت کہ ماسوا ماسوا نہیں ہے

یہ شرمگیں منفعل نگاہیں یہ گرم آنسو یہ سرد آہیں
نہیں نہیں تم نہ سر جھکاؤ مجھے کسی سے گلہ نہیں ہے

غمِ مسلسل کی تلخیوں نے بدل دیا ہے مزاج دل کا
امنگ ہے آرزو نہیں ہے تلاش ہے مدعا نہیں ہے

الم سے بے نیاز ہو کر کچھ اس طرح محوِ بندگی ہوں
کہ راحتوں کی خوشی ہے لیکن مصیبتوں کا گلہ نہیں ہے

ہوس بلا سے نشاط مانگے میں اپنی حالت پہ مطمئن ہوں
وہ غم ملا ہے کہ جس کے آگے خوشی بھی راحت فزا نہیں ہے

وہ ایک شاعر غموں کا مارا وہی تمہارا غریب عامر
ہزار مصروفیت ہو لیکن کبھی تمہیں بھولتا نہیں ہے